سرٹیفکیٹ نمبر ال ۵۲۵۴ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم | ٹیلیفون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جمعرات ۳۰ ذی الحجہ ۱۴۰۱ھ ۔ ۲۹ اخاء ۱۳۶۰ ہش ۔ ۲۹ اکتوبر ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۴۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۷ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور کو ضعف کی تکلیف ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کو روح القدس کی تائید سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت عام طور پر اچھی ہے تاہم بلڈ پریشر اور سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو صحتِ کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

کامیابی اسی کو ملے گی جو سلسلہ اور اس کے نظام کیلئے غیرت رکھتا ہے

کامیابی کا اصل منبع امامِ وقت کی دعا اور مخلصانہ اتباع ہے

جو شخص سمجھتا ہے کہ میں اپنے زورِ بازو اور صلاحیتوں سے کامیابی حاصل کروں گا وہ ناکام رہتا ہے

۳۷ ویں سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقع پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب کا خلاصہ

ربوہ: ۲۵ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماعات کے آخری روز خدام و لجنات اور دیگر زائرین کو خطاب سے نوازا۔ حضور کا یہ خطاب اجتماع خدام کے ساتھ ساتھ لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں بھی سنا گیا۔

حضور انور نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ چار قوتیں اور استعدادیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو عطا کی گئی ہیں۔ جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی۔ ان میں سے ہر استعداد کے میدان میں احمدی مردوں اور عورتوں کو ساری دنیا سے آگے نکل جانا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا کہ اسی طرح ہی اسلام دنیا میں غالب آسکتا ہے۔

حضور نے صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے فرمایا کہ برکت اسی کو ملے گی جو مخلصانہ نیت سے خلافت کی اتباع کرے کیونکہ ساری برکتیں اسی نظام سے وابستہ ہیں۔ اس کے سوا کوئی بات اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا مرتبہ حاصل نہیں کر سکتی۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ۳۷ ویں سالانہ اجتماع کا اختتامی خطاب ارشاد فرمانے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے تین بجے کے قریب مقام اجتماع واقع گھوڑ دوڑ گراؤنڈ تشریف لائے۔ حضور کی کار کے مقام اجتماع میں داخل ہوتے ہی سٹیج سے دھیمی آواز میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا وِرد شروع کیا گیا۔ پنڈال کے باہر صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترم محمود احمد صاحب اور ان کی مجلس عاملہ کے ارکان نے حضورِ انور کا استقبال کیا۔ حضورِ انور کے پنڈال میں داخل ہوتے ہی جملہ حاضرین خدام، اطفال اور انصار زائرین احتراماً کھڑے ہو گئے۔ سٹیج سے اس وقت جو نعرے لگائے گئے اور جن کا خدام نے پورے جوش و جذبہ سے فلک شگاف آوازوں میں جواب دیا وہ یہ تھے۔ نعرۂ تکبیر۔ حضرت خاتم الانبیاء زندہ باد۔ اسلام زندہ باد۔ خانہ کعبہ پائندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ ناصر الدین زندہ باد۔ فاتح الدین زندہ باد۔ امن کا سفیر مرزا ناصر احمد زندہ باد۔ مرزا غلام احمد کی جے۔ خلافتِ احمدیہ زندہ باد۔ خلیفہ ذوالقرنین زندہ باد۔

نعروں کی گونج ختم ہونے کے بعد حضور نے جملہ حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور خدام کو بیٹھنے کی ہدایت فرمائی۔ اس کے بعد صدر محترم محمود احمد صاحب نے پندرہ بار اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ ان کے اللہ اکبر کہنے کے جواب میں خدام بھی پورے جوش اور ولولہ سے اللہ اکبر کا نعرہ لگا کر ان کا جواب دیتے رہے۔ اس کے بعد چند مرتبہ انہوں نے لا الٰہ الا اللہ کا وِرد کیا۔ اس کے بعد تلاوتِ قرآن کریم سے اختتامی اجلاس کا باضابطہ آغاز ہوا جو کہ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے کی۔ اس کے بعد حضور نے سب خدام

باقی صفحہ ۸ پر

اٹلی اور جنوبی امریکہ میں مساجد کے قیام کے ضمن میں

محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب کی مساعی پر حضور ایدہ اللہ کا نمایاں اظہارِ خوشنودی

حضور ایدہ اللہ نے ہزاروں کے مجمع میں صاحبزادہ صاحب کو بطور انعام ماتھے پر بوسہ دیا

یہ انعام میں باپ کی حیثیت سے نہیں بلکہ امامِ وقت کی حیثیت سے دے رہا ہوں۔ حضور کا ارشاد

صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نے ۴-۵ ماہ کے عرصہ میں قریباً باون ۵۲ لاکھ روپیہ اکٹھا کر کے بینک میں جمع کروا دیا!

ربوہ: ۲۵ اخاء/اکتوبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے ۳۷ ویں سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں اپنے خطاب کے دوران اٹلی اور لاطینی امریکہ میں دو مساجد قائم کرنے کیلئے رقوم اکٹھی کرنے اور جگہ حاصل کرنے کے سلسلہ میں محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب کی زبردست اور انتہائی قابلِ تعریف کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے بطور انعام محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب کے ماتھے پر بوسہ دیا اور فرمایا کہ یہ انعام میں باپ کی حیثیت سے نہیں بلکہ خلیفۂ وقت کی حیثیت سے انہیں دے رہا ہوں۔ یہ ایک نہایت ہی جذباتی اور دلوں کو گرما دینے والا منظر تھا۔ محترم صاحبزادہ صاحب اپنے پیارے امام کے اس بے ساختہ اظہارِ محبت پر جذبات سے آبدیدہ ہو گئے۔

باقی صفحہ ۸ پر

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ● قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۳۰ ذوالحجہ ۱۴۰۱ھ
۲۹ اخاء ۱۳۶۰ ہش

موجودہ نئے دَور کا ایک نہایت ہی اہم عملِ صالح

امسال جماعتِ احمدیہ کی ذیلی تنظیموں یعنی مجالس خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ نیز لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے جو سالانہ اجتماعات حال ہی میں منعقد ہوئے ہیں یا مجلس انصار اللہ کا جو اجتماع اب منعقد ہو رہا ہے ان سب اجتماعوں کو ایک خصوصی اہمیت حاصل ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ پندرھویں ہجری کے پہلے اجتماع ہیں۔ اور چونکہ اس صدی میں اسلام نے ساری دنیا میں غالب آنا ہے اس لئے اس صدی کے دوران جماعت احمدیہ پر عائد ہونے والی گراں بہا ذمہ داریوں، انہیں پورے عزم کے ساتھ ادا کرنے کے عہد اور نسلاً بعد نسلٍ اس عہد کی تجدید کے تعلق میں ان اجتماعات کی اہمیت اظہر من الشمس ہے۔

ان اجتماعات کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۱ء کو مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اس تاریخی اجتماع کے افتتاحی اجلاس میں جو تاریخی خطاب فرمایا اس میں اس اجتماع کی بنیادی اہمیت کے ایک اور پہلو کو اجاگر کر کے احباب جماعت کو موجودہ دَور کے ایک انتہائی اہم تقاضہ کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ ہم اس تقاضے کو پورا کئے بغیر ان گراں بہا ذمہ داریوں کی ادائیگی کی توفیق سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے جو نئی صدی کے دوران ہم پر اور ہماری آئندہ نسلوں پر عائد ہونے والی ہیں۔ اس تعلق میں حضور نے واضح فرمایا ہے کہ پندرھویں صدی ہجری کے آغاز (۲۰ نومبر ۱۹۸۰ء) اور قیامِ جماعت احمدیہ کی دوسری صدی کے آغاز (۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء) میں قریباً نو سال کا فاصلہ ہے۔ یعنی قیامِ جماعت کی دوسری صدی جو بلاشبہ غلبۂ اسلام کی صدی ہے پندرھویں صدی ہجری کے آغاز سے نو سال بعد شروع ہونے والی ہے۔ صد سالہ احمدیہ جوبلی کے منصوبے کے تحت ہم نے نئی صدی کے استقبال کی جو تیاریاں شروع کی ہوئی ہیں حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ دونوں صدیوں کے درمیان میں آنے والے ان نو سالوں کے دوران ہماری ان تیاریوں کی جدوجہد میں پہلے سے بہت زیادہ تیزی آ جانی چاہیئے۔

امسال کے اجتماعات اس نو سالہ عرصہ کے آغاز میں انعقاد پذیر ہو رہے ہیں اور ہمیں یہ باور کرا رہے ہیں کہ ہم غلبۂ اسلام کی خاطر پہلے سے بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کے لئے مستعد ہو جائیں اور ایک انتھک جدوجہد کے لئے کمر ہمت کس لیں۔ یہ اس لئے بھی ازحد ضروری ہے کہ اس نئے نو سالہ دَور کے پہلے سال کے دوران اللہ تعالیٰ نے ہم پر بے انتہا فضل فرمائے ہیں اور اپنی قدرت و عظمت اور پیار کے ایسے زبردست جلوے ظاہر فرمائے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ چنانچہ جاپان میں مشن ہاؤس کے لئے مکان کی خرید، کینیڈا میں چالیس ایکڑ زمین اور وسیع و عریض عمارت کی فراہمی کا غیر معمولی انصرام و اہتمام اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ۷۴۵ سال بعد قرطبہ میں سب سے پہلی مسجد کی تعمیر کی تکمیل اس کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے یہ غیر معمولی افضال و انعامات اس امر کو مستلزم ہیں کہ ہم اپنی جدوجہد کی رفتار اور قربانیوں کے معیار کو بلند کرنے کے لئے مستعد ہو جائیں۔

اس تعلق میں حضور نے جس بات پر خاص زور دیا ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو اس قابل بنائیں کہ زندگی کے ہر شعبہ میں دنیا کی ترقی یافتہ قوموں کو نیچا دکھا سکیں اور ہم انہیں نیچا نہیں دکھا سکتے جب تک کہ ہم تعمیر و ترقی کے ہر میدان میں ان پر فوقیت نہ لے جائیں۔ جب تک ہم ہر میدان میں اپنی برتری ثابت نہیں کریں گے ہم دنیا کی ترقی یافتہ قوموں کو جن کے پُرغرور دماغوں میں برتری کا سودا سمایا ہوا ہے اسلام کی طرف لانے میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ اس کے لئے حضور نے ضروری قرار دیا ہے کہ ہم بحیثیت جماعت اجتماعی طور پر اور بحیثیت افرادِ جماعت انفرادی طور پر اپنی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادوں کو ترقی دے کر اس اوجِ کمال پر پہنچائیں کہ اخلاقی اور روحانی میدانوں میں ہی نہیں بلکہ جسمانی صحت اور فکری و علمی ترقی میں بھی ہم دنیا کی تمام دوسری قوموں سے بازی لے جائیں۔ آئندہ رونما ہونے والے حالات مطالبہ کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے افراد دنیا میں سب سے زیادہ صحت مند، سب سے زیادہ ذہین یعنی علم اور معرفت میں انتہائی درجہ حاصل کرنے والے باکمال، سب سے زیادہ با اخلاق اور سب سے بڑھ کر باخدا ہی نہیں بلکہ خدانما وجود ہوں اور اپنے اپنے زمانہ میں ہر لحاظ سے اُس اوجِ کمال پر پہنچے ہوئے ہوں کہ دنیا بھر میں کوئی ان کا مقابلہ نہ کر سکے۔

اس ضمن میں حضور نے افرادِ جماعت کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادوں کی درجہ بدرجہ نشوونما اور علو و ارتفاع کے ایک منصوبہ کا بنیادی خاکہ جماعت کے سامنے رکھا ہے اور اسے توجہ دلائی ہے کہ وہ اس منصوبہ پر عمل پیرا ہونے کے لئے بہ دل و جان تیار ہو جائے اور تن من دھن کی بازی لگا کر اپنی خداداد استعدادوں کی نشوونما میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔ مقصد ان استعدادوں کو ترقی دے کر دنیا بھر کی قوموں سے محض بازی لے جانا نہیں ہے بلکہ اس ذریعہ سے تمام اقوام پر سبقت لے جا کر انہیں دینِ حق کی طرف لانا اور اس کا گرویدہ بنانا ہے تاکہ ہم دینِ حق کو غالب کرنے سے متعلق اپنی گراں بہا ذمہ داریوں کو کما حقہٗ ادا کرنے کے اہل ثابت ہوں اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں سرخرو قرار پائیں۔

دینِ حق کے موعودہ غلبہ کے ضمن میں نئی صدی کے دوران جو انقلاب انگیز واقعات رونما ہونے والے ہیں اور جو گراں بہا ذمہ داریاں ہمارے کندھوں پر پڑنے والی ہیں ان کے پیش نظر اپنی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادوں کو ترقی دینا موجودہ نئے دَور کا جس میں ہم داخل ہو چکے ہیں ایک اہم ترین تقاضا ہے اور اس تقاضا کو پورا کرنا اس دَور کا ایک نہایت ہی اہم عملِ صالح ہے اور غلبۂ حق کے مقصد میں ہماری تمام تر موعودہ کامیابی کا انحصار اسی عملِ صالح کی بجا آوری پر ہے۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ عملِ صالح اس نیک عمل کو کہتے ہیں جس کا موقع اور محل متقاضی ہو اور وہ زمانہ کے مناسب حال ہو۔ یوں تو شریعت کے مقرر کردہ سارے ہی نیک اعمال کا بجا لانا ضروری ہے اور کسی ایک نیک عمل کو چھوڑنا جائز نہیں ہے لیکن ہر زمانہ کے بعض مخصوص حالات اور وقت کے بعض ناگزیر تقاضوں کے پیش نظر بعض نیک اعمال کو نسبتاً خصوصی فوقیت حاصل ہو جاتی ہے اور ان پر نسبتاً زیادہ زور دینا ضروری ہوتا ہے۔ مومنوں کا یہ فرض ہے کہ وہ دیگر نیک اعمال کے ساتھ ساتھ خصوصی فوقیت کے حامل اُن اعمالِ صالحہ کو خاص تعہد سے بجا لائیں اور اس طرح عند اللہ بے انداز اجر و ثواب کے مستحق ٹھہریں۔

یہ امامِ وقت کا کام ہے کہ وہ بتائے کہ کسی خاص وقت میں کن اعمال پر زور دینے کی ضرورت ہے۔ سو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نئی صدی میں رونما ہونے والے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے واضح فرما دیا ہے کہ اس وقت جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور روحانی استعدادوں کو ترقی دے کر انہیں اوجِ کمال پر پہنچانے کی جدوجہد پر زور دینا اور اس میں اپنی پوری طاقت صرف کرنا ضروری ہے۔ اس جدوجہد کو بلاشبہ موجودہ نئے دَور کے ایک نہایت ہی اہم عملِ صالح کی حیثیت حاصل ہے۔ اس وقت ہمارا اوّلین فرض یہ ہے کہ ہم پوری طرح مستعد ہو کر کمرِ ہمت کس لیں اور جیسے جیسے استعدادوں کے نشوونما کے ہمہ گیر منصوبے کی عملی تفصیلات ہمارے سامنے آتی جائیں ہم والہانہ لبیک کہتے ہوئے ان پر خلوصِ دل کے ساتھ عمل کرتے چلے جائیں اور اس طرح جلد سے جلد وہ مقام حاصل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں کہ جسے دیکھ کر دنیا کی تمام قوموں پر یہ حقیقت آشکار ہو جائے کہ ان سے بازی لے جانا کسی کے بس میں نہیں ہے اور اس طرح وہ اسلام کی برتری کو دل سے تسلیم کر کے دینِ واحد پر آ جمع ہوں۔

اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء، اے رحیم اور مشکل کشا تو ہمیں اپنی جناب سے توفیق عطا فرما اور موجودہ نئے دَور کا سب سے اہم عملِ صالح کما حقہٗ بجا لانے کی ہمت اور طاقت سے ہمیں بہرہ ور کر کیونکہ سب کچھ تیرے ہی فضل پر موقوف ہے۔ آمین ثم آمین

سال کے آخر میں چندہ دینے والوں کیلئے خدشہ

سیدنا حضرت مصلح موعود نے فرمایا:۔

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دے دیں گے بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے جو لوگ آخر وقت میں نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جا سکے۔"

حضور کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں مجاہدین تحریک جدید سے التماس ہے کہ وہ وعدوں جلد از جلد ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاتح عراق ــــ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف، ربوہ

(۳)

ابو محجن ثقفی کا اضطراب:

سلمیٰ بنت حفصہ زوجہ سعدؓ نے دیکھا کہ ایک قیدی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ وہ بڑی حسرت سے باآواز بلند یہ شعر پڑھ رہا ہے:

"کفیٰ حزناً ان تدعس الخیل بالقنا
واترک قد شدّ واعلّی وثاقیا
اذا قمت عنانی الحدید واغلقت
مصاریع دونی تصم المنادیا"

کہ اس سے بڑھ کر غم کیا ہوگا کہ سوار نیزہ بازی کر رہے ہیں اور میں زنجیروں میں بندھا ہوا ہوں۔ جب میں کھڑا ہونا چاہتا ہوں تو زنجیر باگ کھینچ لیتی ہے اور دروازے اس طرح بند کر دیئے جاتے ہیں کہ پکارنے والا پکارتے پکارتے تھک جاتا ہے۔

یہ تھے ابو محجن ثقفی جسے حضرت عمرؓ نے شراب پینے پر جلاوطنی کی سزا دی تھی۔ یہ یہاں پہنچ گیا اور یہاں پہنچنے کے بعد اس نے پھر شراب پی۔ حضرت سعدؓ نے اسے دروں کی سزا دی اور زنجیر پہنا دی۔ ابو محجن نے زبرا کو جو سعدؓ کی لونڈی تھی۔ کہا۔ میری زنجیر کھول دو۔ میں جنگ میں شامل ہونا چاہتا ہوں اور میں قسم کھاتا ہوں کہ اگر میں زندہ بچ گیا تو آکر پھر بیڑیاں پہن لونگا لونڈی نے اس کی بات مان لی۔ ابو محجن نے حضرت سعدؓ کا گھوڑا لیا اس پر سوار ہوا اور دشمنوں کی صف میں گھس گیا اور سیدھے جاکر سفید بڑے ہاتھی پر حملہ کیا۔

حضرت سعدؓ سب کچھ دیکھ رہے تھے انھوں نے کہا گھوڑا تو میرا ہے لیکن اس پر سوار ابو محجن ثقفی معلوم ہوتا ہے۔ یہ لڑائی تین دن جاری رہی تھی۔ لڑائی ختم ہوئی تو ابو محجن نے آکر پھر زنجیر پہن لی۔

اب حضرت سعدؓ نے ابو محجن سے کہا۔ "بخدا اگر تم نے اب کبھی شراب پی تو میں تمہیں سخت سزا دوں گا۔"

ابو محجن نے وعدہ کیا کہ اب کبھی شراب نہ پیوں گا۔ (فتوح البلدان صفحہ ۲۵۹)

قادسیہ کی جنگ جمعرات، جمعہ اور ہفتہ کے روز ہوئی۔ اسی جنگ میں انصار کے قبیلہ بنو سلیم کی مشہور شاعرہ خنساءؓ نے اپنے چار بیٹے راہ خدا میں قربان کئے تھے۔ اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ خنساءؓ کا خاوند اس کی جوانی میں فوت ہو گیا تھا۔ اس کا بھائی صخر بھی جوانی میں دنیا سے منہ موڑ گیا تھا۔ بھائی کی وفات پر بہن دردناک مرثیے کہتی۔ وہ خود بھی روتی اور لوگوں کو بھی رلاتی۔ آج بھی اس کے اشعار ادب عربی کی زینت ہیں۔ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بار حاضر ہوئی۔ اس نے اپنے شعر سنائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ "خنساء اور سناؤ!"

خاوند کی وفات کے بعد اس نے بڑی محنت سے ان بچوں کو پالا پوسا۔ وہ جوان ہوئے تو ایران کی جنگ شروع تھی۔ قادسیہ کے معرکہ میں خنساءؓ اپنے چار جوان بیٹوں کے ساتھ شریک تھی۔ جب سورج اپنا منہ چھپا لیتا تو سورج کی حدت کے ساتھ جنگ کی شدت میں بھی فرق آجاتا۔ ایک صبح جنگ چھڑنے سے پہلے خنساءؓ اپنے بچوں سے یوں مخاطب ہوئی:۔

"اے میرے بیٹو! تم نے اپنی خوشی سے اسلام قبول کیا ہے اور اپنی مرضی سے ہجرت کی ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں۔ میں نے تمہارے حسب و نسب کو عار نہیں آنے دی تم یاد رکھو کہ دار آخرت اس فانی دنیا سے بہتر ہے۔

بیٹو! ڈٹ جاؤ اور ثابت قدم رہو اور کندھے سے کندھا ملا کر لڑو۔ خدا کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم کامیاب ہو سکو۔ جب تم دیکھو کہ گھمسان کا رن پڑ گیا۔ جنگ کے شعلے بلند ہوئے اور اس کا تنور بھڑک اٹھا اور شاہسواروں نے سینے تان لئے تو تم اپنی اخروی زندگی کو سنوارنے کے لئے اس میں کود جاؤ۔"

(الخنساء للدکتور محمد جابر عبد العال الحسینی مطبوعہ مصر صفحہ ۸۸، ۸۹)

آج جنگ کا آخری دن تھا۔ خنساء کی اس وصیت پر خنساء کے بچوں نے گھوڑوں کی باگیں اٹھائیں اور رجزیہ اشعار پڑھتے ہوئے جنگ کی آگ میں کود گئے۔ شام کے دھندلکے سے قبل قادسیہ کے قلعہ پر اسلامی جھنڈا لہرا رہا تھا۔ خنساءؓ کو کسی نے بتلایا کہ تمہارے چاروں بچے آج راہ خدا میں نثار ہو گئے۔ خنساء نے کہا۔ خدا کا شکر ہے۔ اللہ نے انہیں شہادت سے سرفراز کیا۔ میرے لئے یہ کم فخر نہیں کہ وہ راہ حق میں کام آگئے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت کے سایہ میں ضرور جمع کرے گا۔ (الخنساء صفحہ ۸۹)

قائد حضرت سعدؓ تھے۔ جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ جسے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی کے مصداق نے جنتی کہا۔ عمر فاروقؓ نے جن کے بارہ میں کہا کہ خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جب اس دنیا سے رخصت ہوئے آپ ان سے راضی تھے اور فدائیان اسلام کا جذبہ ایمان اور جہاد۔ اور اس پر مستزاد خدا کے وعدے تھے جو اس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کئے۔ یہ سب جمع ہو گئے تو خدا کی تقدیر آسمان سے نازل ہوئی اس کے وعدے پورے ہوئے۔ صحابہ اور اہل ایمان کی قربانیاں رنگ لائیں اور قادسیہ کا قلعہ مسلمانوں کے سامنے سرنگوں ہو گیا۔ کیا خوب کہا کسی نے ؎

"خون صد ہزار انجم سے ہوتی ہے سحر پیدا"

قادسیہ کو فتح کر کے بابل کو زیر نگیں کر کے کوثیٰ تاریخی مقام پر پہنچے۔ یہ وہ جگہ تھی جہاں ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے قید کیا تھا۔ قید خانہ کی جگہ اس وقت تک محفوظ تھی۔ حضرت سعدؓ یہاں پہنچے۔ قید خانہ کو سامنے دیکھا تو یہ آیت پڑھی:۔

"تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ"

(آل عمران: ۴۱)

کہ دنوں کی گردش کبھی کسی کو نیچا کرتی ہے تو کبھی کسی کو سرفرازی بخشتی ہے۔

شیر سے جنگ:

کوثیٰ سے آگے بڑھے تو بہرہ شیر نامی جگہ پہنچے۔ یہاں کسریٰ کا شکاری شیر رہتا تھا۔ حضرت سعدؓ کا لشکر قریب پہنچا۔ تو انھوں نے اس درندہ کو لشکر پر چھوڑ دیا۔ وہ گرج کر لشکر پر حملہ آور ہوا۔ حضرت سعدؓ کے بھائی ہاشم ہراول دستہ کے افسر تھے۔ انھوں نے تلوار کا ایسا وار کیا کہ شیر وہیں ڈھیر ہو گیا۔ حضرت سعدؓ نے بھائی کی بہادری دیکھی تو آگے بڑھ کر اس کی پیشانی چوم لی۔ بھائی نے قائد کی طرف سے یہ حوصلہ افزائی دیکھی تو آگے بڑھ کر بھائی کے قدم چوم لئے۔

مدائن:

یہ کسریٰ کا پایہ تخت تھا۔ یہاں اس کے سفید محلات تھے۔ مسلمانوں کی راہ میں دجلہ حائل تھا۔ ایرانیوں نے دریا کے تمام پل توڑ دیئے لیکن اہل ایمان کی پیش قدمی کو کون روک سکتا تھا۔ حضرت سعدؓ نے فوج کو کہا:۔

"مسلمانو! دشمن نے دریا کی پناہ لی ہے آؤ اس کو تیر کر پار اتر جائیں"

یہ کہہ کر اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا۔ سپاہیوں نے قائد کی یہ جرأت دیکھی تو گھوڑے دریا میں ڈال دیئے اور اسلامی فوجیں دریا کے اس پار اتر گئیں۔ ایرانیوں نے یہ حیران کن منظر دیکھا تو چلائے:۔

"دیو آگئے! دیو آگئے!!"

مسلمانوں نے آگے بڑھ کر شہر اور کسریٰ کے محلات پر قبضہ کر لیا اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو آپؐ نے جنگ خندق کے موقعہ پر خندق کھودتے ہوئے پتھر پر کدال مارتے ہوئے کی تھی۔

فَسُبْحَانَ الَّذِیْ صَدَّقَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ۔

ان محلات کو سنسان حالات میں دیکھ کر حضرت سعدؓ نے سورہ دخان کی جو آیات پڑھیں ان کا ذکر اوپر آچکا ہے۔

کہ اگلی قومیں کس قدر باغات اور چشمے اور کھیتیں اور لہلہاتے کھیت چھوڑ کر چل دیں اور خدا نے ان کا وارث دوسری قوموں کو بنا دیا۔

گورنر سعد:

اس کے بعد حضرت سعدؓ نے امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کی خدمت میں لکھ کر مزید آگے بڑھنے کی اجازت چاہی تو حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا۔ سردست اسی پر اکتفا کر کے مفتوحہ علاقہ کے نظم و نسق کی طرف توجہ کرو۔

چنانچہ سعدؓ مدائن کو مرکز بنا کر نظم و نسق کو مستحکم کرنے کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس میں کیا شک ہے کہ فتح کے بعد مفتوحہ علاقہ کے نظم و نسق کا استحکام جنگ سے بھی زیادہ مشکل امر ہے۔ چنانچہ حضرت سعدؓ نے اس ذمہ داری کو بھی کمال خوبی سے نبھایا۔ انہوں نے عراق کی مردم شماری اور پیمائش کروائی رعایا کی آسائش اور آرام کا انتظام کیا۔ آپ نے اپنے حسن تدبر اور حسن عمل سے ثابت کر دیا کہ آپ نہ صرف اعلیٰ جنگی صلاحیتوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے حامل ہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو انتظامی صلاحیتوں سے بھی بہرہ ور فرمایا ہے۔

تعمیر کوفہ:

مدائن کی آب و ہوا کو عربوں کی طبیعت کے موافق نہ پا کر آپ نے حضرت عمرؓ کی اجازت سے نیا شہر بسایا۔ جس میں مختلف قبائل کو الگ الگ محلوں میں آباد کیا۔ وسط شہر میں ایک مسجد بنائی جس میں چالیس ہزار غازیوں کے لئے گنجائش تھی۔ مسجد کے قریب اپنے لئے عالیشان مکان تعمیر کروایا۔ دراصل کوفہ چھاؤنی تھی جس میں ایک لاکھ سپاہی بسائے گئے۔

معرکہ نہاوند:

۲۱ ہجری مطابق ۶۴۳ء ایرانیوں نے عراق عجم میں مسلمانوں کے خلاف جنگی تیاریاں کیں اور مسلمانوں سے مفتوحہ علاقوں کی واپسی کے لئے نہاوند کے مقام پر ڈیڑھ لاکھ جنگجو جمع کئے۔ حضرت سعدؓ نے امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کی خدمت میں اس کی اطلاع کی تو آپ نے اہل الرائے کے مشورہ سے ایک عراقی نعمان بن مقرن مزنی کو مسلمان فوجوں کا قائد مقرر کیا۔ نعمان اس وقت کسکر میں تھے۔ حضرت عمرؓ نے انھیں نہاوند پہنچنے کے لئے کہا۔ اسلامی لشکر کی تعداد ڈیڑھ لاکھ کے بالمقابل تیس ہزار تھی۔ جب صفیں آپ کے سامنے ہوئیں تو نعمان نے لشکر میں پھر کر انھیں ہدایات دیں۔ پھر کہا۔ اگر میں شہید ہو جاؤں تو حذیفہ قائد ہوں گے۔ اگر وہ بھی شہید ہو گئے تو فلاں امیر لشکر ہونگے اس طرح انہوں نے بالترتیب سات آدمیوں کا نام لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ سے یوں التجا کی:۔

"اے اللہ اپنے دین کو معزز کر اور اپنے بندوں کی مدد کر اور نعمان کو آج سب سے پہلے شہادت کا درجہ عطا فرما!"

(تاریخ الکامل جلد ۳ صفحہ ۱۲)

ایک اور روایت میں ہے کہ قائد لشکر نعمانؓ نے یوں دعا کی:۔

"اے اللہ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ آج میری آنکھ ایسی فتح کے ذریعہ ٹھنڈی کر جس میں اسلام کی عزت ہو اور مجھے شہادت عطا فرما۔"

(تاریخ الکامل جلد ۳ صفحہ ۱۳)

جن لشکریوں نے قائد کی یہ دعا سنی وہ رو پڑے۔ اب قائد لشکر اپنی جگہ سے ہٹ آئے۔ تین بار نعرہ تکبیر بلند کیا اور دشمن کی ٹڈی دل فوج پر ٹوٹ پڑے۔ قائد لشکر سفید قباء اور سفید ٹوپی پہنے ہر جگہ ممتاز نظر آتے تھے۔ مسلمان اس جرأت اور بے خوفی سے لڑ رہے تھے کہ شاید چشم فلک نے ایسا معرکہ کبھی دیکھا ہو۔ مسلمان اس ثابت قدمی سے لڑے کہ سورج غروب ہونے سے پہلے میدان مسلمانوں کے ہاتھ تھا۔

مسلمانوں کی فتح ہوئی نعمان کی آنکھ خدا نے ٹھنڈی کی اور شہادت کی دعا بھی قبول ہوئی گھوڑے نے ناخن لیا اور نعمان گھوڑے سے گر کر شہید ہو گئے۔

ایک روایت میں ہے کہ کوکھ میں تیر لگا اور یہ خدا کو پیارے ہو گئے۔ فتح کے بعد لشکری۔ قائد نعمان کے بھائی نعیم سے پوچھتے کہ ہمارے امیر کہاں ہیں تو وہ کہتے۔ اللہ نے ان کی آنکھ فتح کے ذریعے ٹھنڈی کر دی اور اس پر اپنی شہادت کی مہر ثبت کی۔ اب یہ ہیں تمہارے امیر حذیفہ!

مدینہ میں حضرت عمر فاروقؓ کی خدمت میں نعمانؓ کی شہادت کی خبر پہنچی تو آپ بہت روئے۔

ابولؤلؤ اسی معرکہ میں قید ہوا تھا اور مغیرہؓ بن شعبہ کے حصہ میں آیا تھا۔ بعد میں اس بدبخت نے ہی حضرت عمر فاروقؓ کو شہید کیا تھا۔

یہاں میں حضرت عمرؓ فاروق کے ایک خط کا بھی ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں جو آپؓ نے نہاوند کے امیر کو لکھا تھا:۔

"اگر اللہ مسلمانوں کو فتح عطا کرے تو خمس یعنی پانچواں حصہ بیت المال کے لئے رکھ کر تمام مال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کر دو اور اگر یہ لشکر ہلاک ہو جائے تو کوئی باک نہیں کہ زمین کی سطح سے اس کا بطن بہتر ہے۔"

(تاریخ الکامل جلد ۳ صفحہ ۱۴-۱۵)

حضرت سعدؓ کی مرکز میں واپسی:

اوپر گذر چکا ہے کہ لشکر میں سے بعض لوگوں نے حضرت سعدؓ کی شکایات دربار خلافت میں کیں۔ حضرت عمر فاروقؓ نے محمد بن مسلمہؓ کو تحقیق کے لئے بھیجا۔ شکایات غلط ثابت ہوئیں تاہم بعض مصالح کی بناء پر حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت سعدؓ کو مرکز میں بلا لیا۔

انتخاب خلافت کا بورڈ:

۲۳ ہجری بمطابق ۶۴۵ء جب ابولؤلؤ کے خنجر سے حضرت امیر المومنین شدید زخمی ہوئے اور زیست کی امید منقطع ہو گئی تو حضرت عمر فاروقؓ سے عرض کیا گیا۔ آپ خلافت کے لئے کسی کو نامزد کر دیں۔ آپؓ نے فرمایا اگر ابو عبیدہؓ زندہ ہوتے تو میں ان کو خلیفہ نامزد کر دیتا اور خدا مجھے پوچھتا تو میں کہتا۔ میں نے آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا وہ کہتے تھے:۔

انہ امین ھذہ الامۃ

کہ ابو عبیدہؓ اس امت کے امین ہیں۔ اگر ابو حذیفہ کا غلام سالم زندہ ہوتا تو میں ان کو نامزد کرتا۔ اگر خدا پوچھتا تو میں عرض کرتا میں نے آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے۔ سالم خدا سے محبت کرنے والا ہے۔ فرمایا اگر میں نے کسی کو نامزد کیا تو مجھ سے پہلے مجھ سے بہتر نے نامزد کیا تھا۔ اگر میں نامزد نہ کروں یعنی انتخاب پر چھوڑ دوں تو مجھ سے بہتر نے ایسا کیا ہے اور اللہ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔

(تاریخ الکامل جلد ۳ صفحہ ۵۰، ۵۱)

پھر آپ نے انتخاب خلافت کے لئے ایک بورڈ مقرر کر دیا۔ جس کے ممبر حضرت علیؓ، عثمانؓ، عبدالرحمانؓ، سعدؓ، زبیرؓ اور طلحہؓ بن عبیداللہ تھے۔ فرمایا ان میں سے کسی ایک کو چن لو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں اہل جنت قرار دیا ہے۔ صبح ہوئی تو ان کو بلا کر فرمایا۔ تم ان لوگوں کے سردار ہو۔ تم میں سے کوئی ایک خلیفہ ہونا چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ایسی حالت میں ہوا کہ وہ تم سے راضی تھے۔ فرمایا اگر تم سیدھے رہے تو مجھے کسی بات کا خدشہ نہیں۔ لیکن اگر تم نے باہم اختلاف کیا تو لوگوں میں اختلاف بڑھے گا۔ ابو طلحہ انصاری کو فرمایا جب یہ مشورہ کریں تو تم کسی کو اندر نہ جانے دینا اور جب تک خلیفہ کا انتخاب نہ ہو جائے انھیں باہر نہ آنے دینا۔ فرمایا جو خلیفہ منتخب ہو۔ میں اسے انصار سے حسن سلوک کی تاکید کرتا ہوں کہ ان کے متعلق قرآن میں آیا ہے:۔

"اَلَّذِیْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَ الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا وَ یُؤْثِرُوْنَ عَلٰی اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ"

(الحشر۔ آیت ۱۰)

یہ وہ لوگ ہیں جو مدینہ میں پہلے سے رہتے تھے اور مہاجرین کے آنے سے قبل ایمان قبول کر چکے تھے اور مہاجرین سے محبت کرتے تھے اور جو مال ان کو دیا گیا۔ اس کی کوئی خواہش نہ رکھتے تھے اور باوجود اس کے کہ وہ خود غریب تھے اپنے نفس پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے۔

نیز فرمایا۔ منتخب ہونے والا ان سے حسن سلوک کرے اور ان کی خطاؤں کو نظر انداز کرے اور خلیفہ عربوں کا بھی خیال رکھے کہ یہ اسلام کا مواد ہیں۔

فرمایا۔ امراء سے زکوٰۃ لی جائے اور فقراء میں تقسیم کی جائے۔ اور ہونے والا خلیفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہود کا بھی خیال رکھے۔ اس کے بعد خدا سے مخاطب ہو کر فرمایا:۔

"اے اللہ! میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا"

پھر عبیداللہ بن عمرؓ سے پوچھا۔ مجھ پر حملہ کس نے کیا؟ انھوں نے بتایا مغیرہؓ بن شعبہ کے غلام نے۔ فرمایا۔ خدا کا شکر ہے کسی مسلمان نے ایسا نہیں کیا۔

فرمایا۔ میری وفات کے بعد تین دن کے اندر انتخاب خلافت ہو جائے۔ فرمایا۔ میرا خیال ہے علی یا عثمان میں سے کسی کو مسلمان والی بنائیں گے۔ اگر عثمان کو والی بنائیں تو ان میں نرمی ہے اگر علیؓ کو والی بنائیں تو ان میں کھرا پن ہے لیکن وہ ان کو سیدھے راستہ پر رکھیں گے۔ اگر سعدؓ کو والی بنائیں تو وہ بھی اس کا اہل ہے۔ اگر کوئی اور والی بنے تو وہ سعدؓ سے مدد ضرور لے۔ میں نے اس کو قیادت سے الگ کسی کمزوری یا خیانت کی بنا پر نہیں کیا اور عبدالرحمان بن عوف بھی اچھا آدمی ہے۔ الغرض جو بھی والی منتخب ہو اس کی اطاعت کرنا۔ (تاریخ الکامل جلد ۳ صفحہ ۶۶-۶۷)

پھر پوچھا طلحہ کی اختلاف نہ کرنے کی مجھے ضمانت کون دیتا ہے؟ سعدؓ نے عرض کی میں اس امر کی ضمانت دیتا ہوں۔ پھر مقدادؓ بن اسود سے کہا۔ جب مجھے لحد میں اتار دو تو ان کو ایک کمرہ میں اکٹھا کر دو۔ پھر اس وقت تک باہر نہ آئیں جب تک کسی فیصلہ پر نہ پہنچ جائیں۔ پھر صہیبؓ کو فرمایا۔ میری وفات کے بعد مسلمانوں کو نماز تم پڑھانا ان کو ایک کمرہ میں اکٹھا کرنا اور ان کے سروں پر کھڑے رہنا۔ اگر تین کی رائے ایک طرف ہو اور تین کی دوسری طرف تو عبداللہ بن عمرؓ حکم ہوں گے۔ اگر عبداللہ بن عمرؓ کا فیصلہ نہ مانیں تو جس طرف عبدالرحمٰن بن عوف ہوں وہی امت کا والی ہوگا۔

چنانچہ بورڈ کے ممبران مسورؓ بن مخرمہ کے گھر جمع ہوئے۔ ایک روایت میں ہے بیت المال میں۔ اور ایک روایت میں حضرت عائشہؓ کے کمرہ میں جمع ہوئے۔ ممکن ہے مختلف نشستوں کی کیفیت کا یہ بیان ہو حضرت عبدالرحمانؓ بن عوف نے کہا مجھے خلافت کی امیدواری کی خواہش نہیں۔ حضرت سعدؓ نے حضرت عبدالرحمانؓ سے کہا۔ لوگوں میں کسی انتشار اور فتنہ سے قبل اس مسئلہ سے فارغ ہو جاؤ۔ چنانچہ باہم طویل مشورہ اور گفتگو کے بعد حضرت عثمانؓ کو امت کا والی منتخب کیا گیا۔ (باقی)

— ★ —

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر ملک عطاء اللہ صاحب کا ذکرِ خیر

(مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد ۔ سابق مبلغ نائیجیریا)

محترمہ نصرت اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ کیپٹن ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب حال لیبیا پچھلے دنوں ۱۷ ستمبر ۱۹۸۱ء کو ملتان میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۔ مرحومہ تھیں مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئیں۔

مرحومہ اوصاف حمیدہ رکھنے والی متواضع خلیق اور بڑی مہمان نواز خاتون تھیں۔ ایک قدیم مخلص احمدی خاندان سے تعلق تھا۔ ان کے اوصاف حمیدہ کا ایک واقعہ ناقابلِ فراموش یہ ہے کہ ستمبر ۱۹۷۰ء میں خاکسار نائیجیریا میں نو دس سال فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی کے بعد مع اہل و عیال پاکستان واپس آ رہا تھا۔ عمرہ کے ارادہ سے بارہ روز کے ویزہ پر سعودی عرب میں قیام کا پروگرام طے ہوا۔ کانو نائیجیریا سے مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب مرحوم نے محترم ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب کا جدہ کا ایڈریس دیا۔ جدہ پہنچنے پر وہاں کے ایک ہوٹل میں مع اہل و عیال ٹھہرا اور دوسرے روز ڈاکٹر صاحب سے ملاقات کے لئے ان کی رہائش گاہ پہنچا ڈاکٹر صاحب گھر موجود نہ تھے۔ ان کی اہلیہ مرحومہ نے بتایا کہ ڈاکٹر صاحب تو ہسپتال میں ہیں آپ پوچھا کہ آپ کب آئے ہیں اور کہاں ٹھہرے ہیں۔ میں نے ہوٹل کے قیام کا ذکر کیا تو کہنے لگیں آپ فوراً ہمارے ہاں آجائیں۔ میں نے پس و پیش کی کہ پردیس میں کسی کے ہاں قیام موجب تکلیف ہوتا ہے۔ اور پھر ہم سات افراد ہیں تو کہا کوئی بات نہیں ہمیں آپ کے آنے سے خوشی ہو گی۔ میں نے پھر وہی عذر کیا کہ ہم میاں بیوی اور پانچ بچے ہیں اور ہم نے پختہ ارادہ کیا ہوا ہے کہ کسی کو تکلیف نہیں دینی۔ ہوٹل ہی میں ٹھہرنا ہے۔ اس لئے ہم وہاں ہی قیام کریں گے۔ کہنے لگیں۔ مولوی صاحب گھبرانے کی کوئی بات نہیں آپ سات ہیں تو ہم ماشاء اللہ آٹھ ہیں۔ آپ ہمارے ہاں آجائیں۔ میں اور پریشان ہوا کہ یہ آٹھ اور ہم سات کل پندرہ افراد۔ اور پھر بھی یہ خاتون مسلسل زور دیئے جا رہی ہیں اور اصرار کے ساتھ اپنے ہاں بلا رہی ہیں۔ ان پر اس قدر بوجھ ڈالنا کسی طرح بھی مناسب نہیں اسی فکر میں غلطاں چند لمحے خاموشی یہ سوچتا رہا کہ انہیں کس طرح سمجھاؤں کہ انہوں نے ہی اس خاموشی کو توڑا اور مجھے مخاطب کر کے کہنے لگیں۔ مولوی صاحب۔ آپ سلسلہ کے خادم اور مبلغ ہیں۔ آپ جماعت کی خدمت کر رہے ہیں۔ کیا ہم آپ کی اتنی بھی خدمت نہیں کر سکتے۔ میں آپ کی منتیں کر رہی ہوں اور آپ مانتے ہی نہیں یہاں تو ڈاکٹر صاحب کے بہت سے دوست کرنل بریگیڈیر وغیرہ پاکستان سے وقتاً فوقتاً آتے رہتے ہیں اور ہمارے ہاں قیام کے لئے منتیں کرتے ہیں اور میں آپ کی منتیں کر رہی ہوں اور آپ مانتے ہی نہیں بڑے بڑے امیر لوگ یہاں سے فائدہ اٹھائیں اور ہمارا مبلغ ہوٹل میں ٹھہرے یہ بات کسی لحاظ سے بھی ٹھیک نہیں ہے ان کے اس اخلاص اور اعلیٰ اخلاق کے سامنے میری حالت ایک شکست خوردہ کی سی ہو گئی۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد میں نے حامی تو بھر لی لیکن یہ عرض کیا کہ میں واپس ہوٹل جا کر اپنی اہلیہ سے مشورہ کر لوں تو کہنے لگیں نہیں آپ فوراً جا کر بچوں کو لے آئیں۔ میں آپ لوگوں کا انتظار کر رہی ہوں۔ بادلِ نخواستہ دل میں اس خاتون کے لئے جذبات عقیدت و احترام لئے ہوئے واپس لوٹا۔ اہلیہ سے سارا واقعہ بیان کیا۔ اور سب کو لے کر ڈاکٹر صاحب کے ہاں پہنچ گیا ۷ + ۸ = ۱۵ افراد والا مسئلہ ذہن میں اٹک کر رہ گیا۔ لیکن یہ مسئلہ یوں حل ہوا کہ ڈاکٹر صاحب مع اہلیہ کل ۱۰ افراد ہیں لیکن ایک بچی کے سوا باقی سارے پاکستان میں ہیں۔ اور یہاں صرف تین افراد رہائش پذیر ہیں۔ اس سے دل کو تسکین ہوئی۔ اور مرحومہ کے اس شستہ مذاق سے کافی دیر تک محظوظ ہوتا رہا۔

ہمیں رہائش کے لئے ایک کمرہ اور چارپائیاں دے دی گئیں۔ رات گزاری۔ صبح معلوم ہوا کہ ساری چارپائیاں انہوں نے ہمیں دے دی تھیں۔ اور ڈاکٹر صاحب اور ان کی اہلیہ نے ڈرائنگ روم میں فرش پر رات گزاری میں نے پریشان ہو کر اپنی اہلیہ سے تذکرہ کیا کہ اس طرح کسی کے اخلاص سے ناجائز فائدہ اٹھانا اور انہیں تکلیف میں ڈالنا کسی طور پر بھی درست نہیں ہے اس لئے دو ایک دن میں عمرہ کر کے یہاں سے روانہ ہو جانا چاہیئے۔ ہمارے کمرے کے ساتھ ہی کچن تھا۔ ہماری گفتگو کی بھنک ان کے کانوں میں پڑ گئی۔ انہوں نے فوراً میری اہلیہ کو بلا کر پوچھا آپ کا کیا پروگرام ہے۔ انہوں نے بتایا کہ دو ایک دن میں عمرہ کے بعد واپسی کا ارادہ ہے۔ وہ فوراً ڈاکٹر صاحب کے پاس گئیں اور کچھ بات کر کے واپس آ کر ہم سے دریافت کیا کہ ڈاکٹر صاحب پوچھ رہے ہیں۔ آپ کا ویزہ کتنے روز کا ہے۔ میں نے کہا بارہ روز کا۔ کہنے لگیں کہ ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ پھر آپ نے پورے بارہ روز رہ کر واپس جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عمرہ اور ارضِ مقدسہ کی زیارت کا نادر موقع دیا ہے۔ خوش قسمتی سے ایسے مواقع میسر آتے ہیں۔ آپ نے یہاں قیام کے پورے بارہ روز رہ کر جانا ہے۔ اس پر ہمارے لئے خاموشی کے سوا اور کوئی چارہ نہ تھا۔

عمرہ والے دن میں نے اپنے ارادہ کا ذکر کیا۔ تو مرحومہ نے ڈاکٹر صاحب کے احرام کے دھلے دھلائے صاف کپڑے مجھے دیتے ہوئے کہا کہ آپ انہی کپڑوں میں احرام باندھ کر عمرہ کر لیں۔ اس غرض کے لئے کپڑے خریدنے کی ضرورت نہیں چنانچہ انہی کپڑوں میں مجھے عمرہ ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

مرحومہ کی طرف سے صبح شام کی مہمان نوازی خاطر مدارت اور اپنا آرام تیاگ کر ہماری ہر ضرورت کا خیال رکھنا اور ہمیں ہر طرح آرام پہنچانا ہمیں ہر قدم پر متاثر کرتا اور ان کیلئے دعاؤں کا موجب بنتا رہا۔ جذبات حمد و شکر فزوں ہوتے رہے کہ احمدیت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے کیسے کیسے مخلص ہمدرد اور ایثار کرنے والے افراد عطا کئے ہیں جن کی نظیر آج دنیا میں حضرت اقدس کی جماعت کے افراد کے سوا کہیں نظر نہیں آتی۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور محترم ڈاکٹر صاحب اور بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ بہت سی خوبیاں تھیں مرحومہ میں۔ ربوہ میں رہائش کے دوران بھی مجھ سے اور میری اہلیہ سے ملاقات ہوتی رہی۔ وفات سے پندرہ بیس روز قبل بھی اپنے بیٹے عزیم ملک صفی اللہ کے ذریعہ مجھے اور میری اہلیہ کو ملاقات کے علاوہ بعض مشوروں کے لئے خود بلوایا۔ انکی بیماری اور اپریشن کے دوران دعاؤں کا بھی موقعہ ملا۔ لیکن وقت پورا ہو چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر پوری ہوئی اور مرحومہ خدا کے حضور حاضر ہو گئیں۔

کل من علیھا فان ویبقیٰ
وجہ ربک ذو الجلال
والاکرام۔

بچوں کیلئے سہ روزہ تربیتی کیمپ

(مکرم منیر الدین صاحب شمس مبلغ انچارج کینیڈا)

یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر ہم نے آئندہ نسل کی حفاظت کرنی ہے تو ہمیں ابھی سے بچوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنی ہو گی۔ اگر بچوں کی روحانی بنیاد مضبوط ہو گی تو انشاء اللہ بڑے ہو کر وہ حقیقی احمدی ہوں گے۔ اسی ضرورت اور اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعود نے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم قائم فرمائی تھی۔ جماعتہائے احمدیہ ہر جگہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے بچوں کی تربیت کے واسطے مختلف پروگرام بناتی ہیں۔ کینیڈا کی مختلف جماعتوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہفتہ وار کلاسز کا انتظام کیا گیا ہے۔ ٹورانٹو کے مختلف حلقوں ڈاؤنز ویو۔ سکاربرو۔ اور مس سالگا میں بھی ایسی کلاسز کا انتظام ہے۔ جس میں بچوں کو احمدیت کی بنیادی تعلیمات سے آگاہ کرنے کے علاوہ قرآن پاک پڑھائے جانے کا بھی انتظام ہے۔

ان ممالک میں بچے چونکہ سارا دن سکول میں ہوتے ہیں۔ مذہبی ماحول انہیں میسر نہیں ہوتا اس لئے یہاں والدین کی ذمہ داریاں اپنی اولاد کی تربیت کے سلسلہ میں بہت زیادہ ہیں۔ ہماری یہ کوشش ہوتی ہے کہ جب بچوں کو سکول سے رخصتیں ہوں تو ان کی تربیت کے لئے کوئی ایسا پروگرام بنایا جائے جس سے وہ روحانی طور پر فیضیاب ہو سکیں۔ چونکہ یہاں سکولوں میں بچوں کو کیمپنگ وغیرہ کے لئے باہر لے کر جاتے ہیں اس لئے ہم نے بھی فیصلہ کیا کہ ہم بھی اپنے بچوں کو کیمپنگ کرائیں جہاں انہیں کھیل کود کے علاوہ دین کی باتیں سکھلائی جائیں گی۔

چنانچہ انتظامات کے لئے خاکسار نے ایک کمیٹی مقرر کر دی۔ جنہوں نے بچوں کے والدین سے رابطہ کیا اور سارے انتظامات کئے۔ کمیٹی کے ممبران یہ تھے: مکرم خالد اقبال قریشی صاحب (قائد خدام الاحمدیہ ٹورانٹو)۔ مکرم محمد رفیق ضیاء صاحب (ناظم اطفال) مکرم محمد جمیل سعید صاحب۔ مکرم ناصر احمد صاحب صوفی۔ اور مکرم میاں محمد صدیق صاحب۔ امسال کیمپنگ کے لئے ٹورانٹو سے قریباً ۴ میل کے فاصلہ پر کرسٹل بیچ (CRYSTAL-BEACH) کے علاقہ میں جگہ کرایہ پر حاصل کی گئی۔ جہاں مختلف لوگ خیمے لگا کر دن گزارتے ہیں۔

۲۸ اگست کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مشن ہاؤس "بیت العافیت" سے مکرم ناصر احمد صاحب صوفی بچوں کو کرایہ پر حاصل کردہ وین میں لے کر کیمپنگ کی جگہ روانہ ہوئے۔

. . . . . .

اور اپنی کار میں بھی بچوں کو لے کر گئے۔ کیمپنگ کی جگہ پر مکرم جمیل سعید صاحب بمعہ اپنے بچوں (عزیز ناصر سعید اور عزیز عامر سعید) اور مکرم شاہد محمود راجپوت صاحب کے ہمراہ پہلے سے موجود تھے۔ سب نے انکی نگرانی میں کل سات خیمے نصب کئے۔ تین روز میں نماز تہجد کی باجماعت ادائیگی کے علاوہ پانچوں نمازیں باجماعت ادا کی جاتی رہیں۔ بچوں کو تفریح بھی کرائی گئی۔ فٹ بال۔ والی بال۔ دوڑ اور تیراکی بھی بچوں نے کی ایک دوسرے سے واقفیت مزید بڑھی۔ دن کے وقت بچوں کو احمدیت کی بنیادی تعلیمات بتانے کے علاوہ رات کو درمیان میں آگ جلا کر ارد گرد دائرہ کی شکل میں سب بچے بیٹھ جاتے اور انہیں قرآن کریم۔ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ سیدنا حضرت اقدس اور آپ کے جانشینوں کے متعلق بتایا جاتا۔ بعد میں بچے بیسیوں سوالات کرتے جن کے جواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ کا ترجمان — ماہنامہ "انصار اللہ" (مینیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

دے جاتے۔ بچوں کی کلاسز مکرم میاں محمد صدیق صاحب۔ مکرم محمد عیسیٰ جان صاحب اور خاکسار

اس تربیتی کیمپ کے دوسرے روز نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ محترمی صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب بھی بنفس نفیس کیمپنگ کی جگہ تشریف لائے اور بچوں کی حوصلہ افزائی کی۔ اور ۳۰ اگست کو بارش ہو جانے کی وجہ سے معینہ پروگرام سے ذرا پہلے ہی خیمے اکھیڑنے پڑے۔ خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی۔ اور یہ ایک دین اور تین کاروں پر مشتمل قافلہ مشن ہاؤس کے لئے روانہ ہو گیا۔ راستہ بھر بارش ہوتی رہی۔ قریباً ۲ گھنٹے کا سفر کر کے سب مشن ہاؤس پہنچ گئے۔ یہاں پہنچ کر خاکسار نے بچوں کی کلاس لی۔ اور تفصیل سے انہیں سمجھایا کہ قرآن کریم جو آخری شریعت ہے اور جس پر ہمارا دارومدار ہے، کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ اور پھر کس طرح اس کی تدوین ہوئی تھی اور ہم تک پہنچا ہے۔ شام کے وقت مکرمی میاں فرید احمد صاحب نے کیمپ میں شامل ہونے والے بچوں کو نقدی انعام کے طور پر دی۔

سب بچوں کو دوپہر کا کھانا مشن ہاؤس میں کھلایا گیا۔ میٹرو ڈورانٹو میں اطفال کی کل تعداد قریباً ۴۵ ہے ان میں سے ۳۳ بچے اس تربیتی کیمپ میں شامل ہوئے۔ مانٹریال اور برینٹفورڈ سے بھی ایک، ایک طفل نے شمولیت کی۔ سبھی بچے بہت خوش رہے اور انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ جلد ہی دوبارہ اس قسم کا کیمپ منعقد کیا جائے تاکہ ہم مزید علم حاصل کر سکیں۔ بچوں نے کیمپ کے لئے اخراجات خود برداشت کئے۔ بقیہ رقم جماعت احمدیہ ٹورانٹو نے خرچ کی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس کیمپ کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم نامر احمد صاحب صوفی۔ مکرم جمیل سعید صاحب اور مکرم شاہد محمود راجپوت صاحب نے بہت محنت کی اور بہت وقت دیا اسی طرح مکرم محمد رفیق ضیاء صاحب۔ مکرم میاں محمد صدیق صاحب۔ مکرم محمد عیسیٰ جان صاحب۔ اور مکرم عبدالرحیم صاحب لون بھی رات کو نگرانی کے لئے وہیں رہے۔ نیز مکرم چوہدری رشید احمد صاحب اور مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب آف مسس ساگا۔ مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب مکرم عبدالوحید خان صاحب۔ مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب۔ مکرم کلیم احمد فیضی صاحب اور مکرم خلیفہ عبدالسمیع صاحب بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے کیمپ کی جگہ پر گئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے بچوں کی بالخصوص صحیح رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ نیز ہمیں اور ہماری آئندہ نسل کو بھی حقیقی باعمل احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نتیجہ امتحان اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

بابت سال ۱۹۸۱ء

ستارۂ اطفال:

- طاہر سعید ملتان چھاؤنی۔ اوّل ۹۹ نمبر
- محمد ابراہیم گجرات دوم ۹۸½ "
- محمد داؤد گجرات سوم ۹۸ "

ہلال اطفال:

- اویس احمد دارالرحمت شرقی ربوہ۔ اوّل۔ ۹۹ "
- ظفر اللہ خان بلہی دارالنصر غربی ربوہ۔ دوم ۹۸½ "
- مسعود احمد سندھی دارالصدر " سوم ۹۸ "

قمر اطفال:

- محمد محمود۔ ساہیوال اول ۱۰۰
- محمد ناصر " دوم ۹۹
- فرید طاہر لطیف آباد سندھ سوم ۹۸

بدر اطفال:

- خواجہ محمد اسلم گرمولا درکاں ضلع گوجرانوالہ اوّل ۹۹½ نمبر
- عامر محمود اوکاڑہ ضلع ساہیوال دوم ۹۸ "
- نعیم اللہ خان دارالنصر غربی ربوہ۔ سوم ۹۷½ "

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے محمد ظفر اقبال قاضی (آرکیٹکٹ) کو بیٹی بچی عطا کی ہے۔ بچی کا نام فائزہ ظفر رکھا گیا ہے

نومولودہ ملک مقصود احمد صاحب ڈیوس روڈ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ زچہ بچہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ نیز بچی کو خادمہ دین اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے

قاضی سعید احمد داؤد
شالامار ٹاؤن لاہور

ضروری اعلان

جماعت احمدیہ سانگھڑ (سندھ) کے احباب کی سہولت کے پیش نظر مکرم منور احمد صاحب نیشنل آٹو صوبی بازار نواب شاہ (جو کہ نواب شاہ میں نمائندہ الفضل ہیں) کو ضلع سانگھڑ میں نمائندہ الفضل مقرر کیا گیا ہے۔ احباب ان سے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے بھرپور تعاون فرمائیں۔ خاکسار ممنون ہوگا۔

(عباد اللہ گیانی۔ مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

نوٹس نیلام

ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ پرانا خزانہ بلڈنگ اندرون کچہری احاطہ جھنگ کے ڈھانچہ کو گرانا اور ملبہ کو اٹھا کر جگہ کو خالی کرانا مقصود ہے۔ خواہشمند حضرات مورخہ ۲ نومبر ۱۹۸۱ء بوقت ½ ۱۱ بجے دن موقع پر حاضر ہو کر نیلام میں حصہ لے کر فائدہ اٹھائیں۔

شرائط نیلام مندرجہ ذیل ہوں گی۔

۱۔ دو نئے کمرے بمع برآمدہ موجودہ خزانہ بولی میں شامل نہیں ہوں گے۔

۲۔ بولی دہندگان کو مبلغ ۸ ہزار روپے نقد زرِ ضمانت موقع پر جمع کرانے ہونگے۔ جو کہ بولی کے اختتام پر واپس کر دیئے جائیں گے۔ کامیاب بولی دہندہ کی رقم بطور سیکیورٹی محکمہ کے پاس اسوقت تک رہے گی جب تک ملبہ اٹھایا نہیں جاتا۔

۳۔ سب سے زیادہ بولی دینے والے کو بولی کی رقم کا چوتھائی حصہ بولی ختم ہونے کے فوراً بعد اور باقی تین چوتھائی رقم نیلامی کی منظوری کے دو دن کے اندر زیر دستخطی کے دفتر میں جمع کرانی ہوگی۔ بصورت دیگر ایک چوتھائی جمع شدہ رقم ضبط کر لی جائے گی۔

۴۔ عمارت کو گرانے اور ملبہ اٹھانے کا کام ایک ماہ کی مدت میں ختم کرنا ہوگا جن کی میعاد بولی کی منظوری کی تاریخ سے شروع ہوگی۔ بصورت دیگر جمع شدہ رقم بحق سرکار ضبط کر لی جائے گی اور اس کے خرچہ پر عمارت کو گرایا اور ملبہ کو اٹھایا جائے گا۔

۵۔ کمیٹی مجاز کو بغیر وجہ بتلائے بولی منسوخ کرنے کا اختیار ہوگا۔

المشتہر
ایگزیکٹیو انجینئر
پراونشل بلڈنگ ڈویژن
جھنگ
I.P.L ۷۵۰۱

ولادت

ہمارے ماموں زاد بھائی مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کے گھر خدا تعالیٰ نے مورخہ ۲/۵/۱۹۸۱ کو تین لڑکیوں کے بعد ایک لڑکا عطا فرمایا ہے الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام "فضل الحق احمد" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی طویل عمر سے نوازے اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین ثابت کرے۔ آمین۔

سلیم احمد سلیم (قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ۱۵۱ - ۵ ڈگری ضلع تھرپارکر)

درخواست دعا

"مکرم چوہدری غلام احمد صاحب اعوان فیکٹری ایریا ربوہ کی اہلیہ محترمہ چند ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اور تقریباً دس روز سے ان پر فالج کا شدید حملہ ہوا ہے اور اس وقت وہ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے" آمین۔

(منصور احمد عاصف فیکٹری ایریا ربوہ)

میرے عزیز دوست حمید احمد چوہدری سیالکوٹی فیکٹری ایریا کی والدہ محترمہ بعارضہ فالج بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں ان کی مکمل صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (انوار الحق دارالعلوم غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹینڈر نوٹس

محکمہ بلڈنگ کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے سربمہر آئٹم پرسینٹیج ریٹ کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء ترمیم شدہ سٹینڈنگ ٹاریٹس کمیٹی ٹینڈر کھلنے کی تاریخ تک برائے کام بلڈنگ، بجلی اور واٹر سپلائی، سینٹری اسٹالیشن مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں جو کہ مندرجہ ذیل تاریخوں کو کھولے جائیں گے ٹینڈر بوقت ½ ۱۲ بجے بعد دوپہر ٹھیکیداران یا ان کے ایجنٹ کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ مشروط، مشروط بذریعہ تار/ٹیلی فون یا بغیر زرضمانت ٹینڈر وصول نہیں کئے جائیں گے۔ زرضمانت صرف ڈیپازٹ ایٹ کال کے ذریعے آنی چاہیئے، رجسٹرڈ فرم یا کمپنی کی صورت میں مختار نامہ جو کہ عدالتی کاغذ پر مصدقہ ہو، ٹینڈر کے ساتھ پیش کرنا ہوگا۔ زیر دستخطی اس کا پورا حق رکھتا ہے کہ کسی ایک یا تمام ٹینڈروں کو بلا وجہ بتائے منسوخ کر دے۔ ٹینڈر فارم مندرجہ ذیل تاریخوں کو ٹھیک نو بجے تک وصول کئے جا سکتے ہیں۔ باقی تفصیلات و شرائط زیر دستخطی کے دفتر سے دفتری اوقات میں معلوم کی جا سکتی ہیں۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ	زرضمانت	میعاد	ٹینڈر کھلنے کی تاریخ
۱۔	تعمیر بنیادی مرکز صحت کوٹ سائی سنگھ تحصیل جھنگ بمعہ اندرونی بیرونی سروسز	۴,۹۰,۰۰۰/-	۹۸۰۰/-	۹ ماہ	۳-۱۱-۸۱
۲۔	تعمیر بنیادی مرکز صحت لک بدھر تحصیل جھنگ بمعہ اندرونی بیرونی سروسز	۴,۹۰,۰۰۰/-	۹۸۰۰/-	۹ ماہ	"
۳۔	تعمیر بنیادی مرکز صحت پکے والا تحصیل جھنگ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۴,۹۰,۰۰۰/-	۹۸۰۰/-	۹ ماہ	"
۴۔	تعمیر بنیادی مرکز صحت چک نمبر ۱۳۴ تحصیل چنیوٹ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۴,۹۰,۰۰۰/-	۹۸۰۰/-	۹ ماہ	"
۵۔	تعمیر مرکز صحت چک نمبر ۲۲۱ تحصیل چنیوٹ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۴,۹۰,۰۰۰/-	۹۸۰۰/-	۹ ماہ	۱-۱۱-۸۱
۶۔	تعمیر مرکز صحت چک نمبر ۲۲۳ تحصیل چنیوٹ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۴,۹۰,۰۰۰/-	۹۸۰۰/-	۹ ماہ	"
۷۔	تعمیر بنیادی مرکز صحت چک نمبر ۱۵۷ تحصیل چنیوٹ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۴,۹۰,۰۰۰/-	۹۸۰۰/-	۹ ماہ	"
۸۔	تعمیر بنیادی مرکز صحت کانوانوالہ تحصیل چنیوٹ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۴,۹۰,۰۰۰/-	۹۸۰۰/-	۹ ماہ	"
۹۔	تعمیر بنیادی مرکز صحت خالی مکھی تحصیل چنیوٹ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۴,۹۰,۰۰۰/-	۹۸۰۰/-	۹ ماہ	"
۱۰۔	درجہ بڑھانا موجودہ پرائمری کا مڈل تک (بوائز) موضع یاریکے تحصیل چنیوٹ	۱,۷۰,۰۰۰/-	۳۴۰۰/-	۴ ماہ	"
۱۱۔	تعمیر عمارت گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ برائے خواتین جھنگ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۳۰,۰۰,۰۰۰/-	۶۰,۰۰۰/-	۱۸ ماہ	۲۲-۱۱-۱۹۸۱

المشتہر

ایگزیکٹو انجینئر - پراونشل بلڈنگ ڈویژن جھنگ

I.P.L ۷۵۰۲

شکریہ احباب

میری اہلیہ امۃ الرشید بیگم کی وفات پر جو ۱۴ رمضان المبارک بتاریخ ۱۷ جولائی ۱۹۸۱ء کو فوت ہوئیں۔ بہت سے بھائی اور بہنیں ہمارے گھر تشریف لائے اور بعض نے بذریعہ خطوط اظہار تعزیت فرما کر ہمارے اس عظیم صدمہ میں شریک ہو کر اسے ہلکا کرنے کی کوشش کی۔ ان کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا مشکل ہے اس لئے بذریعہ اخبار الفضل ان سب بھائیوں اور بہنوں کا دلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین!

نیز دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ہم جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

(چوہدری عبدالکریم NE-۲۲۷۴ گلی ۲
ڈھوک حکم داد۔ راولپنڈی)

سلائیڈز کی نمائش

مورخہ ۴ اکتوبر بروز اتوار چاہ لڈیانہ میں ۸ بجے رات سے ۱۰½ بجے رات تک ایک اجلاس عام ہوا جس میں محترم نائب ناظر صاحب اصلاح وارشاد مقامی مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے تقریر فرمائی اور بعد میں سلائیڈز بھی دکھائیں۔ تقریباً ۴½ صد مرد و زن نے اجلاس میں شرکت کی۔ حاضرین کی اکثریت غیر از جماعت احباب پر مشتمل تھی۔ جنہوں نے بڑے انہماک سے اس پروگرام کو دیکھا اور بڑے متاثر ہوئے

۱۰½ بجے رات دعا پر یہ مجلس برخاست ہوئی

(عبدالمجیب
مربی سلسلہ چاہ لڈیانہ)

"یاد رکھو کہ عقل اور جہل میں خطرناک دشمنی ہے جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل و فکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر نور سے نور پیدا ہوتا ہے غصہ اور جوش کی حالت میں چونکہ دل و دماغ تاریک ہوتے ہیں اس لئے پھر تاریکی سے تاریکی پیدا ہوتی ہے"

دعائے مغفرت

مکرم ڈاکٹر احمد مصطفیٰ صاحب ابن ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم مصطفیٰ پارک اوکاڑہ تقریباً ۶۳ سال کی عمر میں ۱۲ ستمبر ۸۱ء کو نیویارک (امریکہ) میں اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ وہ کچھ عرصہ سے اپنے چھوٹے بھائی مکرم ڈاکٹر کمال مصطفیٰ صاحب کے پاس گئے ہوئے تھے۔ وہیں ان کی وفات ہوئی۔ مرحوم کی بیگم صاحبہ اور بھائی میت لے کر ۹/۸۱ ۱۴ قبل دوپہر لاہور پہنچے اور ان کے عزیز اور رشتہ دار اسی روز ۴ بجے بعد دوپہر جنازہ کے ہمراہ ربوہ پہنچے۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی

مرحوم بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ ان کے ملنے والوں میں غریب و امیر ہر طبقہ کے لوگ بکثرت تھے۔ مرحوم اپنی نیکی۔ خلوص۔ ہمدردی اور حسن سلوک کی وجہ سے نہ صرف احباب جماعت بلکہ غیروں میں بھی بہت مقبول تھے۔ بہت مہمان نواز تھے۔ سب سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتے ہر ایک سے اس کے مزاج کے مطابق گفتگو کرتے اور نہایت احسن طریق سے احمدیت کی تبلیغ بھی کرتے۔ ہمدردی۔ انکساری۔ تقویٰ اور شفقت میں اپنے والد مرحوم مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب مرحوم کا پورا پورا نمونہ تھے۔ بہت مہمان نواز تھے۔ ہمسایوں سے ان کا سلوک نہایت ہمدردانہ اور مشفقانہ تھا بڑوں چھوٹوں اور بالخصوص بچوں سے نہایت محبت اور خلوص سے پیش آتے تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔

ان کے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ چار بیٹیاں ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور ان کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین!

(خاکسار حاکم علی مصطفیٰ پارک اوکاڑہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطاب کا خلاصہ (صفحہ اول سے آگے)

سے کھڑے ہو کر ان کا عہد دوہرایا۔ بعد ازاں مکرم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب نے حضرت اقدس کا شیریں کلام نہایت مؤثر انداز میں ترنم سے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں حضور نے بورڈ اور یونیورسٹیوں کے امتحانات میں نمایاں پوزیشنیں حاصل کرنے والے طلباء کو تمغے تقسیم فرمائے اور بعد میں اجتماع کے مقابلوں میں اہم پوزیشنیں حاصل کرنے والوں کو انعامات عطا فرمائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تین بج کر تیس منٹ پر منبر پر تشریف لائے اور خدام اور دیگر حاضرین کو اپنے خطاب سے نوازا۔ حضور انور کا خطاب چار بج کر پچیس منٹ تک جاری رہا۔ اس طرح حضور نے قریباً ایک گھنٹہ خطاب فرمایا جس کے بعد حضور نے دعا کروائی اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور "خدا حافظ و ناصر ہو" فرما کر واپس تشریف لے گئے۔

حضور انور نے اپنے خطاب کا آغاز تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے فرمایا۔ حضور نے اپنے خطاب کے آغاز میں خلافت (قدرت ثانیہ) کے نظام کی برکات اور اہمیت پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ ساری برکات اسی نظام سے وابستہ ہیں جو کہ اب ساری دنیا میں پھیل گیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ میں سب کے لئے دعائیں کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے ان کی قبولیت کے نشان بھی دکھلاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر احمدی جو خدا پر توکل رکھتا ہے اس یقین پر قائم ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ غیرت رکھتا ہے اور اس کا اظہار بھی کرتا رہتا ہے اور جو بھی شخص اللہ تعالیٰ کی اتباع میں سلسلہ کے لئے غیرت دکھاتا ہے وہی کامیابی پاتا اور برکتیں حاصل کرتا ہے اور جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ مجھ میں بہت سی قابلیتیں ہیں اور اب میں اپنے زور سے کامیابیاں حاصل کروں گا اور مجھے خلافت کی دعاؤں کی کوئی ضرورت نہیں، وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں اللہ تعالیٰ کی غیرت کا ایک واقعہ بطور مثال سنانے کے بعد فرمایا کہ خدا نے حضرت اقدس کو ایک مقصد کے لئے بھیجا ہے اور وہ مقصد مرزا غلام احمد قادیانی کی عزت کو قائم کرنا نہیں بلکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کو ساری دنیا میں قائم کرنا ہے۔ اس مقصد کے لئے جو چاہیئے تھا اللہ نے ہمیں دے دیا ہے۔ علم اور دلائل کی دولت عطا کرنے کے علاوہ ہمارے دلوں میں اپنے جانی دشمنوں کا بھی پیار پیدا کر دیا ہے۔ حضور نے اس ضمن میں ۱۹۷۴ء کے بعض ایمان افروز واقعات سنائے اور فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل بڑی برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ ہر انسان جو پیدا ہوا ہے اس نے مرنا ہے لیکن خلافت کا سلسلہ ایسا ہے کہ ایک شخص جو جاتا ہے وہ برکتوں سے بھری ہوئی جھولی پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ پچھلے سال خدام الاحمدیہ کے صدر کا جو انتخاب ہوا اس میں ووٹوں کے لحاظ سے محمود احمد صاحب (موجودہ صدر خدام الاحمدیہ) پانچویں نمبر پر تھے اور میں یہ سبق جماعت کو دینا چاہتا تھا کہ جن چار کو ووٹ زیادہ ملے ان کے کام میں برکت ان کے ووٹوں کی وجہ سے نہیں ہوگی بلکہ جو مخلصانہ نیت سے خلافت کی اتباع کرے گا وہی برکت حاصل کرے گا۔ چنانچہ پانچویں نمبر پر جو محمود احمد بنگالی صاحب تھے ان کو میں نے صدر مقرر کر دیا۔ بڑے مخلص آدمی ہیں۔ اللہ ان کے اخلاص میں ترقی دے۔ بڑا کام کیا۔ دعائیں لیں۔

حضور نے ۱۹۶۰ء سے لے کر اب تک مختلف صدرانِ مجالسِ خدام الاحمدیہ کے زمانوں میں اجتماعات میں مجالس کی نمائندگی کے گراف کا ذکر کرنے اور اس میں ایک مرحلہ پر درمیان میں تنزل کے علاوہ تدریجی ترقی کی طرف اشارہ کرنے کے بعد فرمایا میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ کامیابی ووٹ لینے والوں کو نہیں خلیفۂ وقت کی دعائیں حاصل کرنے کے نتیجہ میں ملتی ہے۔ پچھلی دفعہ پانچویں نمبر پر ووٹ لینے والے صاحب کو صدر بنایا گیا تھا ان کے پہلے سال ۷۱ مجالس حاضر تھیں اور دوسرے سال یعنی اس سال ۸۱۸ مجالس حاضر ہیں۔ حضور نے فرمایا امسال لجنہ نے بھی میری تحریک پر زیادہ بہتر ردِ عمل کا مظاہرہ کیا ہے۔

(باقی)

مرزا فرید احمد (صفحہ اول سے آگے)

حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب کی کارکردگی کا پس منظر بیان کرتے ہوئے فرمایا ممالک بیرون میں خدام الاحمدیہ کی مجالس اور تنظیم کی کارکردگی نہ ہونے کے برابر تھی۔ اس صورتِ حال میں پچھلے سال خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے درخواست کی کہ بیرونی ممالک میں دو سال کے اندر اندر دو مساجد کے قیام کے لئے یورپ اور امریکہ کے خدام سے رقم اکٹھی کرنے اور مساجد تعمیر کرنے کی اجازت دی جائے جس کا مطلب یہ تھا کہ ۴ لاکھ پاؤنڈ یعنی قریباً اسّی لاکھ پاکستانی روپیہ اکٹھا کرنا تھا۔ حضور نے فرمایا کہ ان ممالک میں خدام کی جو تنظیم تھی اس کے پیشِ نظر میرا خیال نہیں تھا کہ خدام اس کو بہت جلد اکٹھا کر لیں گے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کئے کہ مرزا فرید احمد کے دورے کے نتیجے میں ۴-۵ مہینے کے اندر اندر ۲ لاکھ ۶۰ ہزار پاؤنڈ (یعنی قریباً ۵۲ لاکھ روپیہ) اکٹھا ہو کر بنک میں جمع ہو چکا ہے۔ تین لاکھ پاؤنڈ بھی شاید اور تھوڑے عرصے میں ہو جائے۔ حضور نے فرمایا کہ زمین حاصل کرنے کے راستے میں بڑی مشکلات تھیں۔ ایک جگہ دیکھی۔ کسی احمدی نے کہا کہ یہاں تو زلزلے آتے ہیں، مکان گر جاتے ہیں۔ میں نے کہا کہ یہ بات تو میرے لئے اور اچھی ہے کہ لوگ یہاں سے بھاگیں گے تو زمین سستی مل جائے گی۔ اور زلزلے کا مجھے کوئی خوف نہیں مجھے خدا پر یقین ہے جس نے ہمارے حضرت اقدس سے یہ کہلوایا کہ مجھے آگ سے مت ڈراؤ۔ آگ تو ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔ اور یہ زلزلہ بھی تو زیر زمین آگ کی وجہ سے ہی آتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ انشاء اللہ جلسے سے پہلے پہلے یہ زمین مل جائے گی اور امید ہے کہ ایک سال کے اندر اندر مسجد بھی بن جائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ اس علاقے میں بڑے سخت کٹر عیسائی ہیں لیکن متعصب نہیں ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ میں آج اس اجتماع میں مرکز احمدیت ربوہ سے پاکستان کے تمام خدام کی طرف سے اپنے ان تمام بھائیوں کو جزاکم اللہ کہتا ہوں جو یورپ، امریکہ اور کینیڈا میں بسنے والے ہیں۔ انہوں نے انتہائی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے گھر کے لئے دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر سے بہتر جزا دے اور ترقیات کی راہوں پر ان کے قدم اور تیز کر دے۔ آمین۔

حضور نے محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب کے کام کی تعریف فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ فرید نے جو کام کیا ہے وہ قابلِ قدر ہے۔ یہ میں اس لئے نہیں کہہ رہا کہ وہ میرا بیٹا ہے۔ بلکہ میں خلیفۂ وقت کی حیثیت سے اس کام کو سراہتا ہوں۔ وہ ایک خادم ہے۔ اس نے دن رات کام کر کے یہ کامیابی حاصل کی۔ وہ یہ کام ہرگز نہ کر سکتا تھا۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے اس کے کام میں برکت ڈالی۔

حضور نے فرمایا کہ یہ بڑی رقم ہے۔ ہمارے پاکستان کی کل جماعت کا جو چندہ ہے، یہ اس کے ۵۰ فیصد سے زائد ہے۔ فرید احمد نے ان لوگوں سے پیار بھی کیا۔ سمجھایا بھی۔ جھنجھوڑا بھی۔ میں خلیفۂ وقت کی حیثیت سے آپ سب کی طرف سے اسے ایک انعام دیتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے یہ کہہ کر محترم صاحبزادہ صاحب کو آواز دی اور فرمایا۔ "فرید ادھر آؤ"

محترم صاحبزادہ صاحب اس وقت پنڈال کے پچھلے حصے میں کھڑے حضور کا خطاب سن رہے تھے۔ حضور کا ارشاد سن کر وہ تیزی سے آئے۔ تمام نظریں صاحبزادہ صاحب کی طرف اٹھ گئیں۔ حضور نے بھی اپنا خطاب روک دیا اور مڑ کر صاحبزادہ صاحب کا انتظار کرنے لگے۔ یہ لمحے بڑے یادگار تھے۔ پندرہ ہزار کا مجمع اشتیاق سے سانس روکے حضورِ انور اور صاحبزادہ صاحب کی طرف دیکھ رہا تھا کہ دیکھیں امام وقت ایک محنتی خادم کو اس کی عظیم اور تاریخی خدمات پر کیا انعام مرحمت فرماتے ہیں۔ سٹیج پر بیٹھے ہوئے لوگوں نے اِدھر اُدھر ہٹ کر صاحبزادہ صاحب کو راستہ دیا۔ اور حضور نے اس محنتی اور لائق خادم کا سر اپنے مبارک ہاتھوں میں تھام کر ان کے ماتھے کے دائیں طرف بوسہ دیا۔ درجنوں کیمروں کی فلیش لائٹس چمکیں اور یہ تاریخی لمحہ ہمیشہ کے لئے کیمروں میں محفوظ کر لیا گیا۔ حضور کا بوسہ حاصل کرنے کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے حضورِ انور سے مصافحہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ واپس جاتے ہوئے صاحبزادہ صاحب جذبات کے جوش سے آبدیدہ ہو گئے اور رومال نکال کر اپنے آنسو خشک کرتے رہے۔

حضور نے پھر فرمایا۔ ہر آدمی جو نیک نیتی سے کام کرے اس کا نتیجہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ اس ضمن میں حضور نے برطانیہ کے مشنری انچارج محترم شیخ مبارک احمد صاحب کا ذکر فرمایا جن کی مساعی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک سال کے اندر اندر برطانیہ میں پانچ مشن ہاؤس قائم کروا دیئے۔ حضور نے فرمایا کہ جب انہوں نے یہ اعلان کیا تو ان کی بات ایک گپ لگتی تھی۔ اور پریس کانفرنس میں جب مجھ سے یہ پوچھا گیا کہ کیا واقعی ایک سال میں برطانیہ میں پانچ مراکزِ احمدیت قائم ہو جائیں گے تو میں نے یہ سوچ کر ہاں کر دی کہ اب انہوں نے کہہ دیا ہے تو خدا تعالیٰ بھی غیرت رکھنے والا ہے وہ ضرور برکت ڈالے گا۔ جب کام شروع کیا گیا تو اس کام کے لئے ایک پیسہ بھی نہیں تھا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے نتیجہ میں سال سوا سال میں پانچ مراکز قائم کرا دیئے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

رشید سنیٹری ورکس
سیل اینڈ سروس
مناسب دام - اچھا کام
اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ